اخبار نور افشاں لودیانہ

خاص صداقت
اظہار کیلئے
کو شائع ہوتا ہی
اسمیں مضامین مفید
عام پولٹکل سوشل ریلجس
علمی مختلف واقعات ہر دیار
اصحاب کی مقولات و تذکرات وغیرہ
شائع ہوتے ہیں مسیحی مذہب کے اعتراضوں کا
جواب اور مسیحی صداقتوں کا اظہار اسکا اول
مدعا ہی غزلیات وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں ہر
خاص و عام سے قیمت پیشگی وصول کیجاتی ہی کسی کے
نام بلا وصول قیمت پیشگی اخبار روانہ نہیں
ہوتا قیمت ...
نام صرف عہ پیشگی

نور افشاں اور اسکو روشن ہو تیری سیاہی دل سے ہمیشہ ...

محصول ڈاک
ہو یا نہ بعد
کی کوئی شرح ہی
اور نہ ما بعد کے و شمار
پر اخبار دیا جاتا ہی - بلا
محصول ڈاک اور وہ بھی پیشگی
فی سطر استہارات مفید عام مفت
مفید خاص فی سطر ہر زیادہ بار کیواسطے
تخفیف اجرت اخبار کے متعلق ہر ایک قسم کی
خط و کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہئے متعلق
حسابات بنام منیجر صاحب کارسانڈنٹوں کو پرچہ
مفت دیا جاتا ہی - بشرط مضمون ہفتہ
وار ارسال فرماویں
اخبریں مختصر اور سچی

دنیا میں ہو ہر ایک شخص ...

آفتاب صداقت

حقیقی نور جو تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۳	مطبوعہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۸۵ ء بروز پنجشنبہ	جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۸۵ ء بروز پنجشنبہ

ایک عیسائی نے اپنے عیسائی دوست کو جسنے دنیوی کاروبار کو چھوڑ کر الہی مشن کی خدمت اختیار کی، لکھا کہ "تم نے جو سب کام چھوڑ کر مشن کی خدمت اختیار کی ہو - تمہارا گذارا کسطرح ہوگا - تمہارے اخراجات کے موافق تو تمہیں تنخواہ نہ ملیگی - دنیا میں عزت دار نہیں ہو گے" - اس کے جواب میں عیسائی عزیز نے ایسا معقول جواب تین صفحوں پر دیا کہ لکھنے والا شرمندہ ہوا - اور تسلیم کیا کہ اُسنے اپنے دوست کو ایسا لکھنے میں سخت غلطی کی - اُس جواب کا تمام لب لباب یہہ شعر سمجھے -

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلاں
مانمی خواہیم ننگ و نام را

بیشک سچے عیسائی کی تحریر ہی - خدا سبکی یونہی ہدایت کرے - کہ خداوند کی خدمت کے لئے سچائی سے اپنے آپکو نذر کریں +

دین عیسوی کی ترقی میں ایک یہہ بھی بڑی روک ہی - کہ آجکل کے واعظان میں سے اکثر دنیا پرست ہیں - جو پیٹ اور صرف پیٹ کی خاطر انجیل کو ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں - ایسوں کے ہاتھ میں انجیل نہ سمجھو - بلکہ ردی سمجھو - اکثر اُنمیں سے محنت سے جی چراتے ہیں - انجیل کی خدمت کو آسان کام سمجھ چھوڑا ہو - جسکے برابر دنیا میں اور کوئی اعلی کام نہیں - شرم ہو ایسوں کیواسطے - بے حیائی سے پیٹ پالتے ہیں - لائق طور پر خدا کی خدمت نہیں کرتے - تمام مسیحیوں کو عموماً اور واعظان انجیل کو خصوصاً دنیا میں رہکر دنیا کا نہیں رہنا چاہئے - دنیا کو اور پیٹ کے بندے پادری کے عہدہ کو عزت اور فخر سمجھتے ہیں مگر ہمارے خیال میں وہ نامراد ہیو دا اسکریوطی کی مثال میں جو تیس روپیہ پر اپنے خداوند کو پکڑواتے ہیں - کاش وہ اسکو سمجھیں - مکاری سے خداوند کا کام کرنے میں کچھ برکت نہیں خواہ کتنی ہی طول طویل وعظیں کریں - کبھی اپنے کام پر برکت الہٰی کا نزول نہ دیکھینگے - اے خداوند یوحنا اور پولس جیسے واعظوں کو ہندوستان کے لئے پیدا کر - تاکہ ملک سچی نجات کو سمجھے +

چراغ ایمن اخبار آگرہ کے نامہ نگار نے جو کچھ رڑکی کے دو عیسائیوں کی نسبت لکھا ہی - اور نور افشاں سے اُسکی تصدیق چاہی ہی - سو معلوم ہو کہ اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی - تو جو کچھ . . . . . کی نسبت لکھا گیا - واقعی ہی کیونکہ اسمعاملہ کی ہمیں پوری آگاہی ہی - لیکن جب ہم نے اُسکو دیکھا تھا - تو اُسوقت . . . . . وہ ملازم نہیں تھا - شاید پیچھے توبہ کرکے انجیل کی منادی کے لئے مقرر ہو گیا ہو - تو کچھ عجب نہیں - اسبات کو ایک سال گذرتا ہی - ہماری رائے میں

مراسلات

لگے ہاتھ یہہ بھی پڑھتے جانا لیکن سارا

بابل کی تباہی - تاریخی ثبوت

(طالب از لاہور)

ڈاکٹر یونگ صاحب پرنسپل مشن کالج لاہور نے اسی مضمون پر رنگ محل میں ایک لیکچر دیا تھا جسکا ترجمہ کر کے سناتا ہوں عزیزمن انصاف پسند ہو کر سنئے - لیکچر کا ترجمہ یہہ ہی *

جو دوسرے کی جگہہ بولتا ہو اُسے نبی کہتے ہیں - یا یوں کہیں کہ دوسرے کا قائم مقام ہو کر اور اُس سے اختیار پا کر بولنے والے کو نبی کہتے ہیں - اصل میں بولنے والا یہہ تو نہیں ہے وہ جسکے بدلے بولتا ہی اور جو کچھہ بولا جاتا ہی اُسکا ذمہ وار بھی وہی ہوتا ہی جسکے بدلے بولا جاتا ہی جن نبیوں کا ذکر بائبل میں ہی وہ خدا کی پیغام بری کا دعوی کرتے تھے اور اُسکی طرف سے بولتے تھے اور اُسکی مرضی لوگوں پر ظاہر کرتے تھے - اور اکثر زمانہ مستقبل کی خبریں دیتے تھے - بائبل میں بے شمار بیانات پیشین گوئیوں کے طور پر پائے جاتے ہیں جو بیان کرنے والے نبیوں کی وفات کے صدہا سال بعد ظہور میں آئے - جھوٹے مذہب کا بانی اپنی کامیابی اور مذہب چلانیکے لئے پیشین گوئی کرنیکی جرأت نہیں کر سکتا اور اگر بفرض محال کرتا بھی ہو تو اُس حالت میں جبکہ اسباب ہیرونی سے نتیجہ نکالنے کے بعد اُسکو یہہ یقین ہو جاتا ہی کہ فلان واقعہ کا ظہور میں آنا امورات ناگزیر میں سے ہی ورنہ وہ ڈرتا رہتا ہی کہ مبادا میرا کہنا وقت معینہ پر پورا نہو - لیکن عہد عتیق میں پیدایش سے لیکر حضرت ملاکی نبی کی کتاب تک اور عہد جدید میں متی کی انجیل سے لیکر مکاشفات تک ہزاروں پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں جو چار ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک وقتاً فوقتاً بیان ہوتی رہیں -

ان میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور باقی اپنے اپنے وقت وقوع کی منتظر ہیں - اب ہم چند نبوتوں کا ذکر کیا چاہتے ہیں جو پوری ہو چکی ہیں اور اس ذکر سے ہمارا مدعا یہہ ہی کہ ناظرین پر واضح ہو جائے کہ جس کتاب کو ہم بائبل کہتے ہیں وہ آدمی کی تصنیف نہیں بلکہ اُسکا مصنف آدمی سے کہیں بالا اور بزرگتر ہی - اُن نبوتوں میں سے جو واقع ہو چکیں شہر بابل کا حال نہایت قابل غور ہی جو زمانہ قدیم میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا - حضرت نوح کے فرزندوں نے ۲۲۳۴ برس قبل از مسیح اس شہر کی بنیاد ڈالی اور مسیح سے ۲۰۰۰ برس پیشتر حضرت نوح کے پوتے نمرود نے اسکو خوب وسعت اور فراخی بخشی پھر ۱۲۰۰ برس قبل از مسیح ملکہ سمارانس نے اسکو از سر نو تعمیر کرایا غرضیکہ جو بادشاہ تخت پر بیٹھتا تھا وہی اُسکی وسعت اور رونق کو بڑہاتا تھا اور اگر اسکی حسن و جمال اور زیب و زینت کی تکمیل میں اُنسے کوئی دقیقہ رہگیا تھا تو بنوخدنضر نے پایہ فرمانروائی کو پہنچکر اُسکو بھی رفع کیا - اور اس صنعت اور طرز سے لباس وسعت اور زیور آبادی پہنایا اور ترقی اور رونق بخشی کہ زمین کی ملکہ بنادی اور دنیا کے ساتوں عجائبات میں بابل کی بستی کو شامل کیا - اگر ذرا نقشہ کھینچیں تو اس بستی کا رنگ و رونق اسکی شان شوکت خوب سمجھ میں آجائیگی پس ہم مختصر ابیان کرتے ہیں +

اسکی فصیل ۳۵۰ فیٹ اونچی اور ۸۷ فیٹ چوڑی تھی شہر کی ہر جانب میں پچیس پچیس دروازے تھے اور ہر دروازہ پیتل کا بنا ہوا تھا - کوچے تعداد میں پچاس تھے اور ہر کوچہ پندرہ میل لمبا تھا - باغات عجب صنعت اور کاریگری سے تیار کئے گئے تھے اور اُسپر طرہ یہہ کہ معلق تھے - ایک نہایت وسیع مندر بعل کے لئے تیار کیا گیا تھا جسکا کلس چھہ سو فیٹ اونچا تھا - اور ایک بادشاہی محل ایسا عالیشان واقع تھا عقل جسکو دیکھہ دیکھکر حیران ہوتی تھی - اگر اس بیان کو مبالغہ خیال کر کے اس شہر کے طول و عرض میں سے کم بھی کر دیں تو بھی متاخرین کی رائے کے بموجب اس مربع شکل شہر کا محیط ۴۸ میل سے کم نہیں ہو سکتا - گویا یہہ شہر شہر لندن سے جو فی زماننا دنیا کے تمام شہروں سے بڑا مانا جاتا ہی ہشت چند بڑا تھا - سو اس شہر کی یہہ رونق اور یہہ عروج تھا جب خدا کے نبیوں نے اس عالیشان شہر کی تباہی اور بربادی کی خبر دی اور بربادی کے بعد پھر کبھی اس شان و شوکت کے دن اسکو نصیب نہ ہوئے ع

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

اس بستی کے مفتوح ہونے سے دو سو برس پیشتر حضرت یسعیاہ نے اسکے مفتوح اور برباد ہونیکے بارے میں قریباً ۷۶۰ برس قبل از مسیح یوں نبوت کی "کیونکہ رب الافواج فرماتا ہی کہ میں انپر چڑہونگا اور میں بابل کا نام مٹا دونگا اور انہیں جو باقی ہیں بیٹوں اور پوتوں سمیت کاٹ ڈالونگا خداوند فرماتا ہی - رب الافواج کہتا ہی میں اُسے خارپشت اور ڈابر کی جھیل کر دونگا اور میں اُسے فنا کی جھاڑو سے جھاڑ ڈالونگا" یسعیاہ (۱۴: ۲۲ - ۲۳) پھر یرمیاہ نبی نے اسکے مغلوب ہونے سے ساٹھہ برس پہلے اور ۶۲۹ برس مسیح سے پہلے یہہ خبر دی "میں نے تیرے لئے پھندا لگایا اور اے بابل تو پکڑی گئی مگر تجھے خبر نہ ہی تیرا پتا ملا اور تو پکڑی گئی اس لئے کہ تو نے خداوند سے لڑائی کی ہی تیر اندازوں کو بلا کر اکٹھے کرو کہ بابل پر جاویں اے سارے کمان کشو ہر طرف سے اُسکے مقابل خیمہ کھڑا کرو کہ اُسکے بچنے کی جگہہ نہ ہو اُسکے کام کے مطابق اسکو بدلا دو سب کچھہ جو اُسنے کیا اُس سے کرو کیونکہ اُسنے خداوند اسرائیل کے قدوس کے آگے بڑی شیخی کی اسلئے اُسکے جوان بازاروں میں گر جائینگے اور سارے جنگی مرد اُسدن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہی - دیکھہ اے تو جو بڑا گھمنڈی ہی میں تیرا مخالف ہوں خداوند رب الافواج کہتا ہی فی الحقیقت تیرا دن آ پہنچا ہاں وہ وقت جسمیں میں تجھے سزا دوں اسلئے درندے گیدڑوں کے ساتھہ وہاں بسینگے اور شتر مرغ وہاں بسیرا لینگے اور وہ ابد تک پھر آباد نہ ہوگی پشت در پشت کوئی اُسمیں سکونت نکریگا" یرمیاہ (۵۱: ۲۴ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۹) اس بات پر غور کرنے سے پیشتر کہ یہہ نبوتیں کیونکر واقعہ ہوئیں اس بات پر سوچنا لازم ہی کہ حضرت یسعیاہ اور یرمیاہ کے وقت کے لوگوں کو جبکہ بابل کا طوطی بولتا تھا یہہ نبوتیں کیسی دشوار بلکہ ناممکن نظر آتی ہونگی کیونکہ سچ تو یوں ہی کہ

یسعیاہ کے زمانے میں تو ابھی اس بستی میں جوانی بھری تھی چنانچہ اس نبی کی وفات کے کئی سال بعد جا کر وہ اپنے آخری اوج اور رفعت کو پہنچی +

اب یہہ سوال عائد ہوتا ہو کہ یہہ بستی جو ایسی خوبصورت اور وسیع ایسی مضبوط اور پائدار تھی وہ کیوں برباد ہو گئی - جسکے ایسے ایسے عالیشان محل و مکان تھے کہ زمانوں کے زمانوں تک سیل و طوفان کے سامنے سے ہل نہ سکتے وہ کسلئے تباہ کی گئی - عزیزو شرارت ہاں صرف شرارت کے سبب سے - اسکی شرارت کے سبب سے خداوند نے بھی نبیوں کے ذریعے اسکے مخالف خبر دی - اب ہم دیکھینگے کہ یہہ نبوت کیا ہی عجیب طرح سے وقوع میں آئی کہ ایک ایک نقطے اور ایک ایک شوشہ تک پورا ہوا +

ہلالی جو ۱۱۶۰ء میں فوت ہوا یوں لکھتا ہو کہ جہاں بابل آباد تھا وہ جگہہ ویران اور سنسان پڑی ہو وہاں نہ کوئی بستا ہو نہ کوئی رہتا ہو - سر جان مالن ڈیویل صاحب جنہوں نے چودھویں صدی میں اس جگہہ کا سفر کیا - بیان کرتے ہیں کہ یہہ جگہہ بالکل ویرانہ سی پڑی ہو صحرائے عرب میں شامل ہو - درندے بستے ہیں اور سانپ اور اژدہے اسمیں رہتے ہیں - سکندر اعظم نے جب اس جگہہ کو ملاحظہ کیا تو اسکی یہہ حالت تھی کہ بعل کا مندر بالکل مسمار پڑا تھا اور اگر اسوقت ساری جگہہ صاف کرنیکی ضرورت پڑتی تو کم از کم دس ہزار آدمی کہیں دو مہینے میں صاف کر سکتے اسکے کھنڈرات میں سے اینٹیں لے کر قرب و جوار کے فرقوں نے اپنی بستیاں تعمیر کیں - وہی شہر جسکا کسی زمانے میں یہہ ٹھاٹھ اور یہہ دور دورا تھا اب برباد اور سنسان - مسمار اور غیر آباد پڑا ہو - اب گرد و نواح کے باشندے کہتے ہیں کہ وہاں بھوت بستے ہیں اور چڑیلیں رہتی ہیں - عربی اپنا خیمہ وہاں استادہ نہیں کرتا اور چوپان اپنا گلہ نہیں چراتا وہاں اُلو بستے ہیں اور جنگلی درندے بسیرا کرتے ہیں ع

شغالوں کا ہی گھر زاغ و زغن کا آشیانہ ہو +

مضمون کے اس حصے کو چھوڑنے کے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ چند اور نبوتوں کا ذکر کریں جو اسی شہر کی اسیری سے علاقہ رکھتی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ان نبیوں نے نہ صرف یہی پیش خبر دی کہ بابل فتح کیا جائیگا اور تباہ ہو جائیگا بلکہ یہہ بھی صاف صاف بتلا دیا کہ کون سپہ سالار اسکو فتح کریگا کونسی قوم اسپر غالب آئیگی اور کسطرح فتح کیا جائیگا +

(۱) اس شہر کو خورس نے فتح کرنا تھا +

یہہ واقعہ تاریخ سے بھی ثابت ہو کہ بابل کو خورس بادشاہ نے فتح کیا تھا جسکو یونانی میں سائرس کہتے ہیں بائبل میں بھی یہی نام پایا جاتا ہو چنانچہ یسعیاہ ۴۵: ۱ میں یوں لکھا ہو "خداوند اپنے مسیح خورس کے حق میں یوں فرماتا ہو کہ میں نے اُسکا دہنا ہاتھ پکڑا کہ اُمتوں کو اسکے قابو میں کروں اور بادشاہوں کی کمریں کھلوا ڈالوں اور دوہرائے ہوئے دروازے اُسکے لئے کھول دوں اور وہ دروازے بند نہ کئے جائینگے" - اور تیسری اور چوتھی آیات میں یوں لکھا ہو - "اور میں گاڑے ہوئے خزانے اور پوشیدہ مکانوں کے گنج تجھے دونگا تاکہ تو جانے کہ میں خداوند اسرائیل کا خدا ہوں جسنے تیرا نام لیکر بلایا ہو میں نے اپنے بندے یعقوب اور اپنے برگزیدہ اسرائیل کے لئے تجھے تیرا نام صاف صاف لیکے بلایا میں نے تجھے مہربانی سے پکارا گو کہ تو مجھکو نہیں جانتا" - اس موقعہ پر یاد رکھنا چاہئے کہ ان باتوں کی خبر خورس کی پیدایش سے سو برس پیشتر دی گئی تھی +

(۲) اس شہر کو یکایک مفتوح ہونا تھا - یرمیاہ ۵۱: ۳۱ میں مرقوم ہو "ہرکارہ ہرکارے سے ملنے کو اور قاصد قاصد سے ملنے کو دوڑیگا کہ بابل کے بادشاہ کو اطلاع دیوے کہ تیرا شہر سرتاسر لے لیا گیا" +

(۳) مدیانیوں اور فارسیوں کو اسکا محاصرہ کرنا تھا یسعیاہ ۲۱: ۲ "ایک ہولناک رویا مجھے نظر آئی دغا باز دغا بازی کرتا ہو اور غارتگر غارت کرتا ہو اے ایلام چڑھائی کر اے مادہ محاصرہ کر میں سارا کراہنا جو اُسکے سبب ہوا موقوف کرتا ہوں" +

(۴) مدیانیوں کو اس شہر پر زر کی طمع سے حملہ آور نہ ہونا تھا یسعیاہ ۱۳: ۱۷ "دیکھو میں مدیانیوں کو اُنپر چڑھا لاؤنگا جو روپے کو خاطر میں نہیں لاتے اور سونے سے خوش نہیں ہوتے" - مورخ زینافن جسکو متبرک تواریخ سے کچھ بھی سروکار نہ تھا لکھتا ہو کہ بادشاہ خورس نے فوج کشی سے پہلے اپنی سپاہ کیطرف مخاطب ہو کر اسطرح کلام کیا کہ "اے مدیانیو یہہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمنے اس حملہ کا بیڑا روپے کے لالچ سے نہیں اُٹھایا +

(۵) حکام شہر کی شراب خوری اور ضیافتوں کے شغل کیوقت ہر بڑی برپا ہونی تھی یرمیاہ ۵۱: ۳۹-۵۷ "اُنکی طیش میں اُنکی ضیافتیں کرونگا کہ وے وجد کریں اور خواب دائمی میں پڑے رہیں اور نہ جاگیں خداوند کہتا ہو اور میں اُسکے سرداروں اور عالموں کو اور اسکے نوابوں کو اور اُسکے سپہ سالاروں کو اور اُسکے زور آوروں کو مست کرونگا اور ہمیشہ کی نیند میں پڑے رہینگے اور نہ جاگینگے وہ بادشاہ کہتا ہو جسکا نام رب الافواج ہو" اس بڑی ضیافت کا حال حضرت دانیال نبی کی کتاب کے ۵: ۱-۶ میں مذکور ہو کہ اس شہر کے حکام کسطرح عین سرور کی حالت میں دم تیغ سے بیدم ہوئے - ؎

بدہ ساقی مئے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلیٰ را

کے ہم معنی شعر و سخن کا بازار گرم تھا - خدا کا خوف و ڈر کافور تھا شراب مُنہہ لگ کر سر پر چڑہی جاتی تھی اور متوالے بار بار یہہ صدا دیتے تھے ع

ساقی شراب لا دو توبہ کا قتل ہوا

شراب سے لبریز پیمانے ہاتھوں میں لئے چہلیں کر رہے تھے جو یکایک اُدھر عمر کے پیمانے لبریز ہو کر چھلکنے لگے - اور ایک قدرتی ہاتھ نمودار ہوا جسنے یہہ پیغام اجل تحریر کیا "منے منے تقیل" حضرت دانیال نے اس نوشتہ کی تاویل کر کے سنائی کہ تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا اب ہم اس شہر کی فتح کا تواریخی بیان پیش کرتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں پر روشن ہو جائے کہ جسطرح یہہ نبوت بائبل میں مذکور ہو بعینہ اُسیطرح ظہور میں آئی +

خورس اعظم نے ۵۴۰ برس قبل از مسیح اپنی ظفرمند سپاہ کے ساتھ اس شہر پر حملہ کیا اسوقت شہر کا شباب کا عالم

اور عروج کا زمانہ تھا- والئے بابل کے پاس اسقدر سپاہ موجود تھی اور اسباب معاش کی یہہ فراوانی تھی کہ اگر شہر سے باہر نہ نکلتے اور اندر ہی رہتے تو بھی کئی سالوں کے لئے کافی تھا- فصیل ایسی مضبوط اور ایسی پائدار تھی کہ اسمیں سے توڑ کر گذرنا دشوار تھا چنانچہ محصورین اپنی محفوظ حالت کو دیکھکر محاصرین کی رخنہ اندازیوں پر قہقہہ مارتے تھے- لیکن ادھر خورس اعظم نے بھی جو قریبًا تمام ایشیا کو فتح کر چکا تھا مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اس سلطنت کو جو شرقی بر اعظم میں فتح کرنی رہگئی ہے- فتح کر کے چھوڑونگا- چنانچہ اُسنے کوئی تجویز اور تدبیر باقی نہیں چھوڑی کھجور کے درختوں کے وسیلے جو اُس ملک میں کثرت سے اُگتے ہیں کئی برج فصیل سے اونچے ایستادہ کئے بار بار حملہ کر کے فتح کرنیکی کوشش کی سپاہیوں کو شہر کی چاروں طرف مامور کر کے محصورین کو بھوک اور پیاس کا ڈر دے دے کر مطیع کرنا چاہا لیکن جب دو سال اسی جوڑ توڑ میں گذرے اور ہاتھ پلے کچھہ نہ پڑا تب اُسنے ایک اور چالاکی کھیلی یعنی جب اُسنے یہہ سنا کہ اب شہر میں بڑی بھاری ضیافت ہونیوالی ہے- اور ضیافت کی رات کو بابل والے شراب خوری اور بدکاری میں مصروف رہتے ہیں- تب اُسنے فوج کا ایک حصہ اُس جگہہ نصب کیا جہاں سے دریائے فرات شہر میں داخل ہوتا تھا اور دوسرا حصہ اُس جگہہ پر جہاں سے باہر جاتا تھا اور یہہ حکم دیا کہ جہاں کہیں عبور کے لائق ہو پار اُتر جاؤ پھر فوج کے باقی حصہ کو اُس نہر کے کھودنے کا حکم کیا جو ایک جھیل میں گرتی تھی اور ساتھہ اُن خندقوں کو دریا کے پانی سے بھرنا شروع کیا جو شہر کے گرداگرد کھودی گئی تھیں اس ترکیب سے دریا کا پانی سوکھ گیا اور فوج نے عبور کیا- یہاں باشندوں کی سستی اور بادہ خوری کے سبب سے دروازے کھلّم کھلے پڑے تھے نہ کسی نے مخالفت کی نہ کوئی روک ٹوک ہوئی شہر میں داخل ہو گئے- بادشاہ کے محل پر پہنچ کر دربانوں کو تہ تیغ کیا- جو مقابلہ کی آب و تاب رکھتے تھے اُنہیں آب شمشیر پلا کر دل ٹھنڈا کیا- پھر بلطشزر بادشاہ بابل کو بار سلطنت سے سبکدوش کر کے ملک عدم کو روانہ کیا- اور یوں تمام شہر کو عرصہ قلیل میں مطیع کر لیا- ہیراڈوٹس کہتا ہے کہ جو لوگ ذرا فاصلے پر رہتے تھے اور اُس رات ضیافتوں میں مشغول تھے اُنہیں کتنی دیر تک شہر کے مطیع ہونیکا پتا نہ لگا +

زینافن بیان کرتا ہے کہ جو لوگ دور دور کے محلوں میں بستے تھے انہیں پہر دن چڑھے تک اس واقعہ کی خبر نہ ہوئی +

عزیزو بائبیل کی اس نبوت میں جو اس قدیم شہر کے متعلق مرقوم ہے اسکے پورا ہونے میں ایسی مطابقت پائی جاتی ہے جیسی تحریر ہوئی اور اگر وقت ہوتا تو نینوہ صور صیدا مصر ادوم اور موآب وغیرہ شہروں اور ملکوں اور قوموں کا بھی ذکر کیا جاتا جنکے بارے میں خاص خاص نبوتیں سالہا سال پیشتر سے کی گئی تھیں اور جو بہت دیر بعد جا کر پوری ہوئیں- اب ان پیشین گوئیوں سے جو بابل کے حق میں کی گئی تھیں اور جو پوری ہو چکیں کئی ایک سچے نتیجے نکل سکتے ہیں +

(۱) چونکہ یہہ نبوت جسطرح بیان ہوئی بعینہٗ اسیطرح ظہور میں آئی اسلئے اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ دراصل یہہ نبوت خدا کیطرف سے تھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جس زمانہ میں یہہ نبوت مذکور ہوئی اُن دنوں بالکل غیر ممکن دکھائی دیتی ہوگی اب ایک مثال پر غور کیجئے- فرض کیجئے کہ اگر ان دنوں کوئی شخص ایسی کتاب لکھے یا کسی اخبار میں ایسا مضمون دے کہ شہر لندن بالکل برباد کیا جائیگا اور فلاں شخص اُسکو برباد کریگا اور ساتھہ ہی یہہ بھی تحریر کر دے کہ کسطرح برباد کیا جائیگا تو ایک بات تو ہم سب لوگ جان لینگے کہ یہہ آدمی دیانتدار ہے اور خود اس بات کا قائل ہو چکا ہے کہ ضرور ایسا واقع ہوگا کیونکہ اگر بددیانت ہوتا تو خود قائل نہ ہوتا تو کیوں ایسی بات کرتا جس سے بدنامی ہو سکتی ہے پر وہ نہ صرف لندن کی ہی بربادی کی خبر دیتا ہے بلکہ اور بہت سی پیشین گوئیاں کرتا ہے جنکی زمان وقوع کی انتظاری اسیطرح کیجاتی ہے جسطرح لندن کی تباہی کی پس اگر وہ کل عرصہ چند سال کے بعد وہ پیشین گوئی جو لندن کی بابت کی گئی تھی پوری ہوئی اور اور بھی اُسکے متعلق پوری ہوتی جاتی ہیں- اب ہم کیا نتیجہ نکالیں بیشک کوئی دانا آدمی اُنپر غور کرنے سے باز نہ آئیگا اور اس عجیب بھید کو دریافت کرنے میں غفلت نہ کریگا +

اور اُس شخص کی سچائی اور صداقت پر شہادت دینے سے خاموش نہ رہیگا- جس نے ان باتوں کی پہلے سے ہی خبر دیدی +

(۲) دوم ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہہ نبوت اصلی اور درست ہے- گو یہہ نبی بابل کی بربادی سے کئی سو برس پہلے جہان میں آئے لیکن جو کچھہ اُنہوں نے لکھا وہ فورًا یہودیوں کی بزرگ کتابوں میں درج ہو گیا- ہمسر اور مخالف فرقوں کے عبرانی لوگ نکتہ چینی کے لئے عیب جوئی کی آنکھ سے ہر وقت تاڑتے تھے- پس کوئی دلیل نہیں جو یہہ دلالت کر سکے کہ اس نبوت میں ردوبدل کی گئی ہے کیونکہ اگر کسیطرح کی تبدیلی بھی اسمیں کیجاتی تو وہ فورًا معلوم ہو جاتی لیکن آجتک کوئی دعویٰ اس قسم کا پیش نہیں کیا گیا کہ اس نبوت کی عبارت بدلی ہوئی ہے یا یہہ کہ یسعیاہ اور یرمیاہ کے موت کے بعد لکھی گئی ہے +

(۳) میں یہہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ صرف یہی نبوت اسبات کا کامل ثبوت ہے کہ جس کتاب میں یہہ نبوت مندرج ہے وہ منجانب اللہ ہے +

(۴) اس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خداوند آدمی کے ذریعے سے کیسے عجیب طور پر اپنے ارادے پورے کرتا ہے +

اب پیارو یہہ سوال باقی ہے- آیا بائبیل کے کلام الٰہی ہونے میں آپکو ابھی شبہ ہے؟ یہہ نبوت آپکے سامنے پیش کی گئی ہے اسکا پورا ہونا بیان کیا گیا ہے- اب اسکی صداقت اور سچائی میں کیا شبہ اور کیا شک ہے- اگر یہہ خدا کا کلام ہے اور دل اسبات کو مانتا ہے تو اسکی حقارت کرنا اور اسکو ناچیز سمجھنا سخت گناہ ہے- نافرمانی اور غرور نے بابل کو یہہ دن دکھائے اسلئے عزیزو مناسب ہی ہے کہ اس کلام کی توقیر اور قدر کیجائے

اور نہ صرف یہی بلکہ ایمان کے ساتھ اسکو قبول کرنا چاہئے - ورنہ ایسا نہ ہو کہ کہیں بابل کا ساحال ہو جائے - یاد رکھیں کہ جسطرح یہہ نبوت پوری ہوئی اُسیطرح سب نبوتیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں - اپنے اپنے وقت پر ضرور پوری ہونگی - اور اُن میں سے ایک یہہ بھی ہو کہ دنیا کی تمام سلطنتیں مسیح کی فرمانبردار ہو جائینگی - رضامندی سے فرمانبردار ہو ورنہ لوہے کے عصا سے فرمانبردار کئے جاؤگے +

کارسپانڈنس

(نامہ نگاروں کی تحریر ایڈیٹر کی تحریر نہیں)

راقم و کانگرس

بھائی رحمت مسیح صاحب کے ریمارک نے جو نور افشاں مطبوعہ ۷ مارچ میں شائع ہوا ہی مجھے ان چند سطروں کے لکھنے پر مجبور کیا واضح ہو کہ راقم اس کانگرس کے شروع ہونے سے یا اُسکے زمانہ پیدایش سے اور ابتک جسمیں شائد اُسکے دودھ کے دانت نہیں اکھڑے کبھی پورے طور پر متفق نہیں ہوا اور نہ زیادہ تر اس معاملہ میں غور و فکر کی اور اسیوجہ سے فیصلہ بھی نہیں کیا کہ مجھے کسطرف ہونا چاہئے دونوں طرف کے دلائل جب کبھی موقعہ ملا سنا کیا اور کبھی کبھی اپنے شکوک رفع کرنیکی ہر دو طرف چھیڑ چھاڑ کی اور اسی حالت میں چند ہندو دوستوں نے یہہ خیال کیا کہ میں کانگرس کا طرفدار ہوں اور میری غیر حاضری میں مجھے ڈیلیگیٹ بھی چنا گو میں کانگرس میں شریک نہیں ہوا حالانکہ کانگرس کی سالگرہ پر الہ آباد میں موجود† تھا - اور حسن اتفاق سے ایک بڑے لائق و تعلیم یافتہ مسیحی سے جو انگلستان سے بیرسٹر ایٹ لا ہو کر آئے ہیں بابو یونس سنگھ صاحب مرحوم کے مکان پر اُسی اثنا میں ملاقات ہوئی وہ کانگرس سے اُسیوقت تشریف لائے تھے اور کانگرس کی خوبیاں بیان کرنے لگے گو میری اُنکی ملاقات نہ تھی مگر میں نے اپنے شکوک رفع کرنیکا عمدہ موقع سمجھ کر آنجناب سے یہہ سوال کیا کہ گو میں کانگرس کے فوائد اور مقاصد سے آگاہ ہوں پر میں ابتک نہیں سمجھتا کہ ہم مسیحیوں کو اس میں کیا کرنا چاہئے - ہم کو غیر مسیحیوں کی شرکت میں کانگرس کی امداد سے کیا نفع ہو - اور آیا غیر مسیحیوں کے اعلیٰ عہدہ پانے سے کیسی تہذیب و اعلیٰ لیاقت کے حاصل ہونے پر بھی ہم پورے انصاف و انتظام کی اُمید کر سکتے ہیں یا نہیں" ؟ - آنصاحب کا جواب یہہ تھا کہ ہاں - اور کمترین پاک کلام کی سیدھی اور واضح بات پر زور لگاتا تھا کہ "کیا حبشی اپنی چمڑے کو وغیرہ" ....

غرض کہ آدھ گھنٹہ سے زیادہ اس معاملہ میں گفتگو ہوا کی پر کچھ اطمینان نہ ملا - اب میرا خیال یہہ ہو کہ ہماری برٹش گورنمنٹ کے چند امورات تو قابل اصلاح ہیں اور جنکی اصلاح کسی طور پر ہونا مناسب ہو - لیکن کیا اُنکی اصلاح اس طریقہ میں ہونا واجب ہو - جو کانگرس نے اختیار کیا ہو اور آیا کانگرس کی دعا قبول ہونے پر ملک کو کانگرس سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی اُمید ہو - میری رائے میں نہیں* +

میں آتش بیان پادری ٹھاکر داس صاحب کے رسالہ سے جسمیں اُنہوں نے ثابت کیا ہو کہ اس ملک میں کانگرس ہو ہی نہیں سکتی پورے طور پر اتفاق کرتا ہوں - میرا خیال بھی یہی تھا مگر آپ کے رسالہ سے زیادہ روشنی مل گئی - اور میں آپ کی اس محنت و کوشش کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں +

راقم غلام مسیح از مین پوری

نارووال ضلع سیالکوٹ - میاں ایڈیٹر صاحب

گناہ اور پاپ کا دنیا میں کیسا زور ہو - افسوس لوگ کچھ نہیں سمجھتے نارووال کے سکھ نمبردار نہالا کے چھوٹے بھائی بوڑا کی جورو بنام گجری جسکی عمر ۱۸ برس کی ہو - اپنے گھر کے مہتر ملازم بنام اروڑا کے ساتھ فرار ہو گئی - اور اپنے گھر سے سات سو روپیہ کا مال یعنی زیور اور نقد لیکر کہیں چلتی بنی کچھ دنوں تک تو کہیں پتہ نہ لگا - آخر خفیہ تحقیقات سے پتہ لگا کہ وہ عورت اُس مہتر کی بہن کے گھر جو بمقام نوادہ ہو - چھپی ہوئی ہو - یہہ خبر پاتے ہی سنت سنگھ میونسپل کمشنر کا صاحبزادہ رام سنگھ معہ ۶ و ۷ جوانوں کے (یہہ اُس نہالا کے رشتہ دار ہیں) اُس گاؤں پر چڑھ گیا - اور مہتروں کے گھروں کو گھیر لیا - بغیر اطلاع تھانہ و تحصیل اپنی سکھا شاہی سے گھروں کی تلاشی کی اور اُس عورت کو ایک کوٹھڑی میں چھپا پایا - اور اُسکو پکڑ کر معہ زیور و نقد روپیہ کے نارووال اپنے گھر میں لے آئے - اب سنت سنگھ نے لوگوں کو کچھ دے لیکر بات کو رفع دفع کر لیا ہو - اور عورت اب نہالا کے گھر میں ہو - لیکن ان لوگوں کا خفیہ ارادہ ہو - کہ تھوڑے دن اسکو گھر میں رکھ کر زیور وغیرہ لے دھکا دے گھر سے باہر کرینگے - واہ رے آریا سوسائٹی - شرم کرنی چاہئے پہلے ہی اگر وہ جوان لڑکی ایک بڈھے کے گلے نہ ڈالتے تو کیوں نوبت بایں جا رسیدہ کا معاملہ ہوتا - ہم نہیں سمجھتے کہ اگر سرکار سے اس تلاشی کی بابت سنت سنگھ کو استفسار ہو تو کیا جواب دیگا

راقم پاپ کا بیری

نور افشاں - اطمینان رکھئے - ایک ایک دن ضرور سر پر آویگا - بھلا بکرے کی ماں کبتک خیر مناویگی - خدا ہدایت کرے کہ اپنے ظلم کے کاموں کو ترک کریں - اور پاپ کو چھوڑیں +

رسالہ سیرۃ المسیح و المحمد

کے جواب میں ایک مولوی حکیم عزت علی صاحب گورکھپوری نے رسالہ القول الفصیح فی ذکی المحمد و المسیح ان دنوں میں شائع کیا ہی جو اس لائق نہیں معلوم ہوتا کہ اسکی تردید کیجاوے تاہم اگر کوئی بات اُس میں تردید کے لائق ہوگی تو موسم گرما میں کسی ہفتہ اُسکا فیصلہ کر دونگا - بہترین طریق یہہ ہو کہ اب دونوں

† میں الہ آباد میں کانگرس میں شریک ہونیکی غرض سے نہیں گیا تھا بلکہ مسیحی میلہ پر جو کانگرس کے بیچ ہوا

* یوں سیدھے راستہ پر چلو ہاں - شکر ہو ہماری محنت ٹھکانے لگی - ایڈیٹر

رسالے ناظرین کے سامنے ہیں۔ سو وہ خود اُنکو پڑھکر اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب بھولے رہے کہ کس کتاب کا جواب لکھ رہے تھے۔ بہتر جواب کی اُمید ہی نہ تھی +

از جانب (پادری) جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس

گجرانوالہ ۱۹- مارچ ۱۸۹۵ء

بمبئی کی خبریں

۱۴- مارچ کو دسن کو ملیج ارڈرے گورنر بمبئی نے کھولا۔ کل حالات بیسویں مارچ کے بمبئی اسٹینڈرڈ نام اخبار سے ترجمہ ہو کر شائع ہونگے +

اسکاٹلنڈ کے مشہور پروفیسر لینڈسی جو فری چرچ مشن کے ڈیلیگیٹ ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے ہیں اور جنکے حالات سے دیسی مسیحی انگریزی تعلیم یافتہ ناآشنا نہیں ہیں۔ اُنہوں نے گذشتہ مہینوں میں کلکتہ۔ مدراس۔ ناگپور۔ بھنڈارہ۔ اور جالنہ ضلع اورنگ آباد کا دورہ کیا۔ آجکل بمبئی میں ہیں۔ جلد پنجاب کی سیر کو روانہ ہونگے۔ ہمیں اُمید ہے کہ **پنجاب** کے دیسی مسیحی دلی حرمت اور محبت آمیز دل کے ساتھ اُنکا خیر مقدم کرینگے۔ ہم اسلئے سفارش نہیں کرتے کہ وہ نامی پروفیسر ہیں اور ڈاکٹر میکیکن صاحب وائس چینسلر بمبئی یونیورسٹی کے سے نامور عالم اُنکے شاگرد رشید ہیں مگر اُنکی پرزور اور دلکش دینی اسپیچیں قابل سننے کے ہیں +

پچھم ہندوستان کے "دیسی مسیحیوں کی یونئین کرسچین اسوسیئشن" جسکا ہیڈ کوارٹر بمبئی ہے۔ مدراس۔ کلکتہ۔ اور بمبئی مشنری کانفرنس ڈاکٹر لینڈسی کی پُراثر ہدایتوں کو بھی فراموش نہ کریگا +

گذشتہ ہفتہ میں مسٹر ل۔ ڈرنر سیکرٹری بمبئی گورنر نے جو بڑے مشہور لکچرار ہیں فری چرچ انسٹیٹیوشن میں "سکلشن" پر لکچر دیا تھا۔ میر مجلس ڈاکٹر میکیکن صاحب تھے مجمع عظیم الشان تھا۔ یہانتک کہ زینہ پر بھی کھڑے رہنیکو جگہہ نہ تھی۔ اسی تقریب میں پروفیسر لینڈسی نے بھی اسپیچ اس عنوان پر دی تھی۔ جسکا اثر سامعین کے دلونکو ہلا رہا تھا۔ افسوس چند دیسی اخبارات نے اختلاف کیا +

حسام الدین

خبریں

فتح پور میں ایک شخص کے قتل کرنے پر چھ برہمن پھانسی دئے گئے۔ **بالاسور** سے اناج کے لٹنے کی خبر آئی قحط زدوں کا انبوہ تھا ایک مرگیا۔ **احمد آباد** میں قحط کے کارن ۸۰ ہزار سے خیراتی کام جاری کئے گئے۔ **ایک** روسی کو اپنے رشتہ دار مقیم انگلستان کی وصیت سے ۱۵ کروڑ روپیہ ملا۔ شرط یہہ کہ روسی مذکور انگریزی رعایا ہونا قبول کرے۔ **یکم** اپریل سے گزوں کا نیا قانون تمام ہندوستان میں جاری ہوگا غلط ناپ کرنے اور لکھنے والوں کو ثبوت پر ۳ مہینہ قید کی سزا ہوگی۔ **بابو** رام کشن سوداگر کلکتہ نے دیوالہ نکالا۔ یہہ سوداگر ۲ لاکھ روپیہ کا گورنمنٹ نیپال کا مقروض ہے۔ دیگر مہاجنوں کا علاوہ۔ کلکتہ بازار میں ہلچل مچ رہی ہے **نیپال** میں آبرسانی کا کام شروع ہونیوالا ہے **ایک** استاد نے ایک جماعت سے کہا۔ کہ وہ نتائج کاہلی کے بیان کریں۔ ایک طالب علم صاحب جو کاہلی میں کامل تھے۔ صرف ایک سفید کاغذ پیش کیا۔ **مہاراجہ** کوچ بہار کی دادی صاحبہ چل بسیں **عمدہ** چاہ کی شناخت کا اس سے عمدہ اور کوئی طریقہ نہیں۔ کہ ذرا سی چاہ ٹھنڈے پانی میں ڈالکر ہلا دیں۔ اگر پانی کا رنگ بدل جاوے۔ تو خالص ورنہ ناقص۔ **کیسی** شرم کی بات ہے۔ کہ پشاور میں دو میونسپل کمشنروں نے بتقریب جوبلی حضور قیصر ہند ایک لاکھ اور ساٹھ ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اُنمیں لاکھ روپیہ کا وعدہ کرنیوالے صاحب نے تو آجتک ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ ساٹھ ہزار والے صاحب نے صرف دس ہزار روپیہ ادا کیا ہے۔ پچاس ہزار باقی ہیں۔ **اخبار** راوی اخبار نور افشاں سے پوچھتا ہے۔ کہ "اُس اہلکار کا نام بتاؤ۔ جس نے مہاراجہ جموں کی بیدار مغزی کا بیان کیا" اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اُسکا نام غالباً محمد بخش تھا۔ اب آپ بھی اُس عیسائی کا نام بتلادیں۔ **اخبار** راوی چرنجی لال آریہ کی بدزبانی کی شکایت کرتا ہے۔ واقعی بڑا بدزبان آدمی ہے۔ **مالٹا** کے قریب جنگی جہاز موسومہ سلطان ڈوب گیا۔ **کشمیر** کی نسبت اگرچہ تمام خبریں قابل اعتبار نہیں۔ تاہم معاملہ نازک ہے۔ ایک یہہ بھی خبر معلوم ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ گدی سے دست بردار ہونیکو تیار ہیں۔ **ڈیرہ** غازیخان کے شہر کو طغیانی دریائے سندھ سے بچانے کیواسطے تجاویز ہورہی ہیں۔ **وہ** مشہور گھوڑا ہنٹر جسنے لکھنؤ میں بازی جیتی تھی بیس ہزار روپیہ کو فروخت ہوا۔ **گیا** میں ریلوے کی ایک مسافر گاڑی کو لٹیروں نے لوٹنا چاہا۔ سڑک پر بتے رکھدئے وہ انجن کی تاب نہ لائے۔ ٹرین صاف نکل گئی۔ **نمائش** تصاویر بمبئی کی فیس سے ۱۶۰۰ روپیہ وصول ہوا۔ **ٹرکی** رعایا کرد لوگ سرحدی عیسائیوں پر حملہ کرنیکے درپے ہیں۔ شائد کمبختی نے گھیرا ہے۔ **چین** کے لوگوں نے بعض عیسائی گرجوں کو برباد کیا۔ یہہ چینیوں کا سلوک عیسائیوں کا یہہ سلوک کہ چینی قحط زدوں کے لئے چندہ جمع کر رہے سچ ہے

دین عیسی پاک ہے احکام جسکے پاک ہیں
دشمنوں سے حکم ہے کہ دوستداری کیجئے

امریکہ میں پرانے جوتوں اور بوٹوں کو گلا کر کتابوں کی جلدیں بنائی جاتی ہیں۔ **لاہور** میں ایک خاکروب نے اپنے لڑکے کی شادی پر حفظ امن کے لئے پولیس کی درخواست کی **مہاراجہ** جموں نے اپنی لاہور کی ایک حویلی انگلو ویدک کالج کو اسلئے نہیں دی۔ کہ وہ آریا ہیں۔ **لارڈ** لینسڈاون صاحب وائسرائے کلکتہ میں بغیر شاہی سواری پا پیادہ اکثر سیر کرتے ہیں **بیان** ہوا امیر کابل مزار شریف میں ۳ سو آدمیوں کو روز قتل کرواتا ہے۔ توبہ۔ پکا محمدی تو وہی ہے۔ **امرتسر** میں سرراہ دربار پر بدمعاشوں نے حملہ کیا۔

جیلخانہ لاہور سے ایک اور قیدی بھاگ گیا۔ کوئٹہ میں عین دوپہر کو ایک بار زلزلہ آیا۔ تعلقہ امراوتی میں زمانہ اورنگزیب کی مہریں بصورت خزانہ زمین سے نکلیں۔ اٹلی میں وزیراعظم کے مکان پر حملہ برپا ہوا۔ بہت سخت سست لوگوں نے کہا۔ بادشاہ نے وزیر کی حمایت کی اور انکو موقوف نہ کیا۔ سرحد افغانستان کے تمام ضروری مقاموں پر روسی فوج رکھی گئی۔ کینیڈا میں ریل گاڑی پل سے گر پڑی۔ ۱۵ مسافر جان بحق ہوئے۔ مسٹر ٹھاکر داس ہیڈ ماسٹر جنیہ مشن سکول لاہور کی تبدیل ہوئے۔ ہائیکورٹ کلکتہ میں آگرہ بنک پر پندرہ ہزار روپیہ کی ڈگری ہوئی۔ لال چند صاحب کی کوٹھی سے شیولال نام خزانچی چک پندرہ ہزار کا لیکر بنک میں تڑوانے آیا۔ شیولال کو حکم ہوا کہ ذرا دیر ٹھہرے۔ اس کے بعد جب وہ پھر پیش ہوا تو اسکو کہا گیا کہ ابھی کوئی شخص شیولال کا نام بتلاکر روپیہ وصول کرکے چلا گیا ہے۔ کوٹھی مذکور سے روپیہ طلب ہوا۔ بنک نے کہا دیدیا گیا ہے۔ عدالت ہائیکورٹ نے ۱۵ ہزار روپیہ کی ڈگری معہ خرچہ و سود کے بنک پر کردی +

ایک شرابی کی عجیب موت

(ہمارے اپنے نامہ نگار کی طرف سے)

حضرات آپکے دیکھنے میں بہت شہر آئے ہونگے۔ مگر اٹاوہ کیسا شہر خواب میں بھی نظر نہیں آیا ہوگا۔ ایام ہولی میں تو بغیر ناتھ کے بیل ہو جاتے ہیں۔ (باشندگان شہر ہذا یہانتک کہ اپنی ماں اور بہن کو فحش گالیاں دینا داخل ثواب سمجھتے ہیں) اس شہر میں ایک شرابی صاحب مسمی ننگی پرشاد قوم برہمن رہتے تھے۔ (آپ شراب پینے۔ و قمار بازی کرنے میں این۔ ڈبلیو۔ پی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے) اس سال ہولی میں چل بسے۔ کہتے ہیں مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۸۹ء کو بابو صاحب نے اتنی شراب پی لی کہ مرتے وقت ناک سے شراب نکلتی تھی۔ ۲ گھنٹے میں بابو صاحب کا کام تمام ہوگیا۔ شرابیو عبرت پکڑو +

راقم نامہ نگار اٹاوہ

غالباً ہمارے بہت سے ناظرین یہہ معلوم کرنیکے منتظر ہونگے کہ کلکتہ میں مسٹر اسپنسر مشہور غبارہ پر اڑنیوالے کی دوسری کوشش کا نتیجہ کیا ہوا جو ۱۹ تاریخ کو وہاں ہونیوالی تھی۔ لیکن وہ اس نتیجہ کو معلوم کرکے اُسیطرح افسوس کرینگے جیسا کہ ہمیں کرنا پڑا۔ غریب اسپنسر غبارہ کے ساتھ ہی اڑ گیا کل تک کچھ پتہ نہ ملا۔ کہ کدھر گیا معلوم نہیں زندہ ہے یا دنیا سے جاتا رہا لیکن بہت کم اُمید اُسکے زندہ رہنے کی ہے۔ اسپنسر کے اس انجام کی کیفیت مشرح یہہ ہے کہ ۱۹ تاریخ کو جبوقت غبارہ میں گیس بھر گیا اور آزمایش کے طور پر اُسکو چھوڑا تو اسپنسر کو خیال ہوا کہ اس دفعہ بھی پہلی کی سی ناکامی کا سامنا ہے یعنی گیس اسقدر کافی نہیں ہے کہ مسٹر اسپنسر اور چھاتہ دونوں کو اٹھا لیجائے اب مناسب تو یہہ تھا کہ وہ ایک بار پھر اپنا اڑنا ملتوی کردیتا۔ لیکن پہلی دفعہ کی ناکامیابی نے اُسکو اسقدر شرمندہ کیا تھا کہ دوسری دفعہ اُسنے ناکامیابی کا سامنا کرنیکی جرات نہ کی۔ وہ اس دفعہ کی کامیابی کے لیے ایسا متردد تھا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک رات قبل وہ بالکل نہیں سویا۔ اور جسدن اڑا ہے اُس روز سوائے ایک بوتل بیر پینے کے مطلق کچھ کھایا پیا نہیں۔ اس تمام محنت و تردد کے بعد عین وقت پر جب اُسے معلوم ہوا کہ پھر ناکامیابی کا سامنا ہے تو اُسکے دل کی حالت قیاس کرسکتے ہیں کہ کیا ہوگی۔ ایک ایسے مجمع کے روبرو جسمیں دو لاکھ سے زیادہ آدمی ہونگے اور حضور وائسرائے سے لیکر تمام اعلیٰ عہدہ دار اور دوسرے رئیس اور امیر موجود تھے اُسکو حوصلہ نہ ہوا کہ دوبارہ اپنی ناکامی کا اظہار کرے۔ اس سے اُسنے اپنی جان پر کھیلجانا بہتر سمجھا۔ اُسنے چھاتہ کو جو اُسکی حفاظت کا ایک ہی ذریعہ تھا غبارہ سے علیحدہ کرادیا۔ اور خود اُسپر بیٹھکر اوپر کو چلتا ہوا۔ پانچ یا چھ منٹ کے عرصہ تک غبارہ اونچا جاتا لوگوں کو دکھائی دیتا رہا اور اسی عرصہ میں ہوا دلوں تک پہنچکر بیان کیا جاتا ہے کہ مشرق کے رخ کو پھر گیا۔ اور آناً فاناً نظر سے غائب ہوگیا۔ اس واقعہ کے سُننے والوں کو جب اسقدر افسوس ہوتا ہے تو جنکی آنکھوں کے روبرو یہہ ہوا اُنکے افسوس کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔ فی الفور تمام پولیس اسٹیشنوں کو اس واقعہ کی اطلاع کی تاریں بھیجی گئیں۔ اور ہدایات کی گئیں کہ مسٹر اسپنسر کی تلاش و جستجو میں سرگرمی سے کوشش کیجائے لیکن ابھی تک کوئی پتہ نہیں ملا۔ اور گو ہر ایک شخص کی جو اس خبر کو سُنے گا یہی خواہش ہوگی کہ وہ مسٹر اسپنسر کے صحیح وسالم ملجانیکی خبر سُنے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اب ایسا اُمید کرنا اُمید کے خلاف ہے +

کوہ نور

کلکتہ ۔ ۲۲ مارچ مسٹر سپنسر غبارہ ساز آج ساڑھے نو بجے صحیح وسلامت واپس آئے اور اپنی مسافت میں کچھ تکلیف محسوس نہیں کی دو روز سے طرح طرح کی افواہیں اڑ رہی تھیں۔ اور کل شام انکی واپسی کی اُمید منقطع ہو چکی تھی نو بجے شب ڈویژنل افسر براسٹ نے جو کلکتہ سے پندرہ میل ہے ایک تار بھیجا کہ مسٹر سپنسر بصحت و عافیت یہاں آ پہنچے ہیں

امرتسر میں ایک لڑکے نے جو امتحان میں فیل ہوگیا تھا خودکشی کی اسکی لاش معہ اسکی کتابوں کے برآمد ہوئی۔ افسوس یہہ کتابیں اسکے موت کا باعث ہوئیں +

امرتسر میں دو جاٹ حضور قیصر ہند کی بت کو جو جوبلی کی تقریب ایستادہ کیا گیا ہے دیکھ رہے تھے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ ملکہ کے ہاتھ میں کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسکے دائیں ہاتھ میں قانون ہے اور بائیں ہاتھ میں لاٹھی ہے جو اسکی اطاعت نہیں کرینگے اُسکی اس لاٹھی سے خبر لیجائیگی +

لودیانہ

آتشزدگی ۔ ۲۵ تاریخ رات کے نو بجے شہزادہ نادر صاحب کے مکان کے قریب چوہدری نور بخش چونہ والے کے بھوسہ کے ٹال کو آگ لگ گئی بھوسہ ہی انبار کے انبار تھے۔ ہوا بھی آندھی کے موافق تیز چل رہی تھی۔ ایک آن میں تمام بھوسہ میں آگ بھر گئی۔ شعلہ آسمان تک جانے لگے کوسوں تک روشنی تھی۔ ہزاروں آدمی تماشبین موجود ہوگئے۔ میونسپل کمیٹی کے تمام ملازم داروغہ صفائی

اور ان کے بہشتی ہمتن آگ فرو کرنے میں معروف تھے۔ لیکن ایسی تیز آگ میں بیچارے بہشتیوں کی مشکیں کیا کر سکتی تھیں نائب تحصیلدار صاحب بھی حاضر تھے۔ جب آگ کمال تک پہنچ چکی تو پولیس والے اپنا آگ بجھانے کا بمبا لیکر حاضر ہوئے۔ اُسوقت کیا ہو سکتا تھا۔ کنوے بھی ذرا دور ہی تھے۔ اب پانی کہاں سے آوے۔ آخر یہہ تجویز ٹھہری کہ بہشتی پانی لالا کر بمبے میں ڈالیں۔ لیکن افسوس کہ اس بمبے کی بدولت بہشتیوں کی محنت بھی رائیگاں گئی۔ بمبے نے کچھہ کام نہ دیا جگہہ جگہہ سے ٹوٹا پھوٹا۔ جتنا پانی ڈالا جاتا تھا۔ وہیں بہ جاتا۔ آخر منشی چھجو خانصاحب دار وغہ صفائی نے اپنے بہشتیوں کو بمبے میں پانی ڈالنے سے روکدیا۔ اور مشکوں سے ہی آگ میں گھس کر پانی ڈلوانا شروع کیا۔ بیشک دار وغہ صاحب اور منشی احمد شاہ صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی اور نائب تحصیلدار صاحب نے بہت ہمت کی قابل تعریف کام کیا۔ مسٹر ریڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی تشریف لے آئے۔ پولیس والے بھی پھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ بمبے کو ادھر اُدھر کھینچنے میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ اس کشمکش میں ایک سپاہی کے سینہ کو بمبے سے سخت چوٹ آئی۔ جو اُسیوقت پولیس لائن میں پہنچا دیا گیا

آخر لوگوں نے آگ پر مٹی کھود کر ڈالنی شروع کی اور بہشتیوں نے پانی خدا خدا کر کے گیارہ بجے آگ کے شعلے بند ہوئے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا +

اب وہی ہمارا بڑا سوال ہے۔ کہ یہہ پانی کے بمبے کس مرض کی دوا ہیں جب وہ وقت پر کچھہ کام نہیں دے سکتے۔ تو بہتر ہو کہ کسی چنے والے کو دیکر چنے ہی لے لو۔ ایسے وقت اُن کی امداد ٹھیک آگ لگی پر بلی کی موت ڈھونڈ ہنے کی سی ہے بمبے کمیٹی کے پاس دو ہیں۔ وہاں ایک ہی پہنچا وہ بھی وہاں خاک کے برابر بھی کام نہ دے سکا۔ ہم تو وہاں موجود تھے۔ دیکھتے تھے۔ کہ کیا کام ان بمبوں سے ہو رہا ہے۔ ہم شہزادہ نادر صاحب سی۔ آئی پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ ان بمبوں کا خاطر خواہ انتظام کریں +

ابھی تک تحقیق نہیں ہوا کہ آگ کیونکر لگی۔ نقصان بہت ہوا +

۲۵ تاریخ چار بجے دن کے ایک ستارہ دکھائی دیا +

اپریل کے پہلے ہفتہ میں بد تمیزی کا ایک سخت طوفان تمام ملک پر آنے والا ہے ہمارے ناظرین ہوشیار اور خبردار ہو جاویں +

امتحان انٹرنس ختم۔ فارسی کی گرامر اور حساب اقلیدس نے تمام امیدواروں کی محنتوں پر پانی پھیر دیا۔ بہت ہی کم لڑکے ہونگے جنکو پاس ہونیکی امید ہوگی۔ ورنہ مایوس اپنی حالت پر آنسو بہاتے ہیں +

گوپی چند بھابڑہ بجائے رام رتن صاحب کے جنکی میعاد ممبری ختم ہو چکی تھی۔ میونسپل کمشنر لودیانہ مقرر ہوا عموماً یہہ تقرر لوگوں کی نظر میں اچھا ہوا ہے **صحت** اچھی ہے پیدائش ۲۴ اموات ۱۸ +

قصیده

(رحمت اللہ بشیر تخلص از لاہور)

برخ عیسیٰ شعاعِ شانِ یزداں دیده ام
جلوه گر ذات خدا در شکلِ انساں دیده ام

زلف شکین نگارا شانه از دست فنا
شاہد اُمید را فرزند حرماں دیده ام

معصیت را صورت مریخ اندر آئینه
طالع ابلیس بیت الشرف کیواں دیده ام

از سیاه روزے بوجہلی و نور مردمش
آسماں را بر شب دیجور خنداں دیده ام

صبح غم را رخت بربستند اندر ماتمش
شام را ہر شام با موئے پریشاں دیده ام

فرقِ آسائش بکام دوست بربالینِ ناز
خوابگاه شورش از خار مغیلاں دیده ام

رنگ رخسار غوائت نقش دیوار عدم
گمرہی را رونق گنج شہیداں دیده ام

بسمل آسا خاطرِ فقدان سکن محجورِ قفس
یاس را شمشیر براں بر رگ جاں دیده ام

سینهٔ گردوں فگار خنجر زہره شگاف
فتنه را خوں خون جنبش زیب داماں دیده ام

چاک در جیب تمنائے جہانبان فنا
کفر را داغ جگر سرو چراغاں دیده ام

قوت بازو شکست ابلیس را از جاں گذشت
دختر ش ذریتش را مرثیه خواں دیده ام

درره شوق ارادت کش بسر باید نوشت
ذره ها را روکش خورشید تاباں دیده ام

ہر کرا فرمان او آئینه داری مے کند
سرمۂ چشم ہما خاک رہ آں دیده ام

فطرهٔ قربان ہدی شد جسد را حل عقود
بدر سیمائش ہلال عید رمضاں دیده ام

شوکت جمشید را آئینه گویم رکوع
فرۂ کیخسروی در سجده پنہاں دیده ام

رونق رنگ ہوا را صورت نقش قدم
تیره بزم دہر را شمع فروزاں دیده ام

ہمتِ او را فراقِ جان ہول مد نظر
در اثر حرف لبش شمشیر براں دیده ام

دود شمع شب نشینانِ بساطِ القتش
خد و خال عارض باد بہاراں دیده ام

بسکه از خونِ مقدس موج زد بحر حیات
خضر را جاں داده اندر آبِ حیواں دیده ام

چوں نگردد بسمل انداز گفتارش جہاں
در نیام حرفِ او صمصام عریاں دیده ام

یکہ برخواں عنایاتِ بروں از خیرت
چشم حرماں را حریف گوش جہاں دیده ام

نقش پایت ہر کرا در چشم کرده مرحبا
خضر نقش را پرده از مژه سلیماں دیده ام

خیز در امدادِ من سازم رہا نام خودت
ناتوانی را بجنگ اندر نریماں دیده ام

سیلِ عصیاں از سرم بگذشته ای ابن خدا
در سیاہکاری ته دریائے عماں دیده ام

در رموز دلفریب ہاست دستے قحبه را
خویشتن را صورت تصویر حیراں دیده ام

نازم ار بر بیگناہی مبدہم خود را زیاد
بوده آغاز وجودم اندر عصیاں دیده ام

گو معاصی کالجبل جانست می نازم بر آں
کثرت فضل ست افراط گناہاں دیده ام

خادم شاہی بشیر از بطش مرگ ایمن نشین
پا بمالش در ته قدم غلاماں دیده ام

مشن پریس لودیانه میں پادری ڈبلیو۔ کالڈرووڈ صاحب کے اہتمام سے چھپا